ان مقاصد کے حصول کیلئے یہودیوں نے ساری دنیا میں ایک سازشی جال بچھایا۔جس کے تحت یہودیوں کی ایک عظیم اور پراسرار شخصیت نے ۳۳درجے یہودیوں کے نمائندوں کا ایک اجلاس بلایا جس کی کئی نشستوں میں اس نے اپنے عظیم سازشی منصوبے کی تفصیلات بہ غرض توثیق بیان کیں جو باقاعدہ ایک مسودہ کی صورت میں ضبطِ تحریر میں لائی گئیں اور اس پر ان نمائندوں نے اپنے تصدیقی دستخط ثبت کیے۔ دنیا کی یہ بدنام ترین دستاویز ''پراٹوکول'' کے نام سے مشہور ہے۔اس دستاویز کا اردو ترجمہ ''عظیم سازشی منصوبہ'' کے نام سے عالمی ادارۂ اشاعت اسلام' چھلیک ملتان سے شائع ہو چکا ہے۔اس منصوبہ کے تحت نظام عالم میں اس وقت ہر جگہ یہودی اثر ونفوذ کارفرما ہے۔ یواین او' یونیسکو' ورلڈ بنک' انٹرنیشنل مانیٹرنگ فنڈ (I M F) وغیرہ کی کلیدی آسامیوں پر یہود قابض ہیں۔دنیا کی بڑی حکومتوں میں ان کا عمل دخل ہے۔دنیا کی عظیم سائنسی لیبارٹریوں' اسلحہ ساز کارخانوں' فلمی نگارخانوں' نشریاتی اداروں' خبر رساں ایجنسیوں' صنعتی و تجارتی مرکزوں پر یہود چھائے ہوئے ہیں۔[۱۱۴] بڑی طاقتوں کی چالبازی سے عالم اسلام اور عرب ملکوں کی وحدت کو پارا پارا کرنے کیلئے دنیائے عرب میں اسرائیل کی حکومت کا قیام عمل میں لایا گیا۔دوسری جنگ عظیم میں یہودیوں نے اپنی مالی اور فوجی امداد سے اتحادیوں کو اپنا ہمنوا بنالیا جس کے نتیجہ میں ۱۴مئی ۱۹۴۸ء کو امریکہ اور برطانیہ کی ملی بھگت سے اسرائیلی حکومت قائم کر دی گئی عربوں نے اس کی مدافعت میں ۱۹۴۸ء' ۱۹۵۶ء' ۱۹۶۷ء اور ۱۹۷۳ء میں جنگیں لڑیں مگر بڑی طاقتوں کی پشت پناہی کے باعث وہ اس میں کامیاب نہ ہو سکے۔[۱۱۵]

اسرائیلوں نے فلسطین میں ظلم وستم کا بازار گرم کر رکھا ہے۔امریکہ' برطانیہ اور دیگر اسلام دشمن ممالک اس کی مکمل پشت پناہی کر رہے ہیں۔عجیب بات یہ ہے کہ امریکہ کو عراق میں مہلک ہتھیار کے محض شبہ پر حملہ کا جواز مل جاتا ہے اور اس بہانے پورے ملک کو تہ وبالا کر دیتا ہے مگر اسرائیل کے سینکڑوں ایٹم بم نظر نہیں آتے۔مظلوم فلسطینیوں کے گھروں سے روزانہ معصوم بچوں اور جوانوں کے جنازے اٹھتے ہیں۔ان کے گھر بلڈوزروں کے ذریعہ مسمار کئے جاتے ہیں۔ان کے محلوں میں ٹینک اور بکتر بند گاڑیاں گشت کرتی نظر آتی ہیں۔اس ظلم کے ردعمل کے طور پر ''انتفاضہ'' کی تحریک اور خودکش حملوں نے جنم لیا ہے۔اور ابھی دنیا نظارہ کر رہی ہے کہ دیکھتے ہیں ظلم وستم کا یہ سلسلہ کہاں جا کر رکتا ہے اور اس کا کیا نتیجہ برآمد ہوتا ہے۔

بھارت: برصغیر پر بدقسمتی سے ایک طویل عرصہ تک انگریز حکمران رہے۔ہندوستان میں رہتے ہوئے انگریز کی کیا پالیسی تھی؟ جناب جانباز مرزا اپنی تالیف ''انگریز کے باغی مسلمان'' میں رقمطراز ہیں کہ الہ آباد کے کمانڈر لیفٹیننٹ کرنل جان کرک نے ۱۸۵۷ء کے فوراً کہا تھا۔

''ہماری کوشش ہونی چاہیئے کہ ہندوستان میں موجودہ مذاہب اور نسلوں کی صورت میں جو اختلاف ہے اسے پوری طاقت صَرف کر کے برقرار رکھا جائے اور اسے کسی صورت ختم نہیں ہونا چاہیئے۔آئندہ حکومتِ ھند کا سب سے بڑا اصول ''لڑاؤ اور حکومت کرو'' ہونا چاہیئے۔''[۱۱۶] پھر انگریز نے اپنے مقاصد حاصل کرنے کیلئے ہمیشہ ہندوؤں کو

مسلمانوں کے خلاف استعمال کیا۔ پروفیسر سید محمد سلیم ''تاریخ نظریۂ پاکستان'' میں لکھتے ہیں۔

'' ہندوستان کے گورنر جنرل لارڈ ایلن باور نے اپنی حکومت کی پالیسی بیان کرتے ہوئے صاف الفاظ میں کہا تھا'' میں اس حقیقت سے آنکھیں بند نہیں کرسکتا کہ یہ نسل (مسلمان) بنیادی طور پر ہماری دشمن ہے اس لئے ہماری صحیح پالیسی یہ ہے کہ ہندوؤں کو خوش کیا جائے''۔ (۱۱۷)

ہندوؤں میں مسلمانوں کے خلاف کتنا تعصب تھا؟ مہاشہ پرتاب سنگھ کی زبانی سنیئے۔

''۱۹۲۷ء میں سکھر میں ایک جلسۂ عام سے خطاب کے دوران مہاشہ پرتاب سنگھ نے علی الاعلان ہندوؤں کو کہا تھا'' اگر تم ایک گائے کی خاطر کراچی سے لیکر مکہ تک تمام مسلمانوں کو ختم کردو تو بھی تھوڑا ہے۔ ہندو دھرم میں جانوروں کا گوشت کھانا منع ہے۔ لیکن مسلمانوں کا خون پینا جائز ہے۔ کسی ہندو کو اس کے پینے میں پس وپیش نہیں کرنا چاہیئے''۔ (۱۱۸)

ہندومت کی انتہاء پسندی کے باعث برصغیر کئی ملکوں میں تقسیم ہوا۔ ۱۹۴۷ء میں مسلمانوں کا قتل عام ہوا۔ بابری مسجد شہید کی گئی۔ ہزاروں مسجدوں میں مسلمانوں کو نماز پڑھنے کی اجازت نہیں۔ آئے دن ہندو انتہاء پسند تنظیمیں مشہور مساجد کو مندروں میں تبدیل کرنے کے اعلانات کررہی ہیں۔ کشمیر میں مسلمانوں کا قتل عام جاری ہے۔ اس کے علاوہ سکھوں کا قتل عام کرکے ان کے مذہبی ومقدس مقام ''گولڈن ٹمپل'' کو برباد کیا گیا۔ عیسائی اقلیتوں کا قتل عام اور ان کے گرجوں کا انہدام کیا گیا۔ نچلی ذات کے ہندوؤں کے ساتھ جانوروں سے بدترین سلوک کیا جارہا ہے۔ بھلا جو لوگ اپنے ہم مذہبوں کو برداشت نہیں کرسکتے ان سے دوسروں کے بارے میں رواداری اور برداشت کی توقع کس طرح کی جاسکتی ہے؟! ہندوؤں کی انتہاء پسندی نہ صرف مسلمانوں کیلئے ہے بلکہ وہ اپنے سوا کسی اور کو برداشت نہیں کرسکتے۔ چنانچہ وہاں آسٹریلیا کے گراہم اسٹیوارٹ کو زندہ جلا دیا گیا۔ ۲۵ دسمبر تا ۴ جنوری ۱۹۹۸ء آٹھ گرجا گھر جلائے گئے۔ عیسائی خاتون سے گینگ ریپ کیا گیا۔ اڑیسہ میں دوسو عیسائی مکانات نذر آتش کئے گئے۔ کیرالہ میں دو پادری ہلاک کئے گئے۔ (۱۱۹) اس کے بالمقابل اہل پاکستان کا حوصلہ دیکھئے کہ قیام پاکستان کے بعد ۳۱ جنوری ۱۹۴۸ء کو بھارتی آنجہانی لیڈر مہاتما گاندھی کے قتل کی وجہ سے پاکستان میں سوگ منانے کیلئے سرکاری دفاتر بند رہے۔ (۱۲۰)

بھارتی ریاست گجرات میں یکم مارچ ۲۰۰۲ء میں ہندوؤں مسلم فسادات بھڑک اٹھے جس کی وجہ سے مرکزی شہر احمد آباد سمیت ۲۶ شہروں میں کرفیو نافذ کردیا گیا تھا جو بعدازاں ۳۷ شہروں تک بڑھا دیا گیا۔ اس کے باوجود ہندو انتہاء پسند تنظیموں نے دل کھول کر مسلمانون کا قتل عام کیا۔ واقعات کے مطابق احمد آباد کے علاقے گل مارگ میں ایک مسلمان وزیر سمیت ۳۸ مسلمانوں کو ایک مکان میں بند کرکے آگ لگادی گئی جس سے تمام مسلمان زندہ جل گئے۔ جرمنی ریڈیو کے مطابق احمد آباد کے مسلمان اکثریتی آبادی والے علاقے میں ایک گھر یا مسجد ایسی نہیں تھی جو ہندو بلوائیوں کے جنون اور آتش انتقام سے محفوظ رہی ہو ان فسادات کی وجہ سے ایک لاکھ مسلمان متاثر ہوئے۔

(جاری ہے)